۱۶۔ اگست ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۸۱ | منگل ۔ ۷ ۔ ربیع الاول ۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۱۶ ۔ ظہور ۱۳۷۳ ھش ‘ ۱۶۔ اگست ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم صاف اور پاک ہو جاؤ

تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کردے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر انسان اعمال صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچتا ہے اور سرکشی اور حدود اللہ سے اعتداء کرنے کو چھوڑتا ہے‘ اسی قدر ایمان اس کا بڑھتا ہے اور ہر جدید عمل صالح پر اس کے اطمینان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوت آجاتی ہے۔ خدا کی معرفت میں اسے لذت آنے لگتی ہے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ (ایمان لانے والے) کے دل میں ایک ایسی کیفیت محبت الٰہی‘ عشق خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کا سارا وجود اس محبت اور سرور سے جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے‘ لبالب پیالہ کی طرح بھر جاتا ہے اور انوار الٰہی اس کے دل پر بکلی احاطہ کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دور کر دیتے ہیں۔ اس حالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں ان کے لئے آتی ہیں۔ وہ انہیں ایک لحظہ کے لئے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کرسکتے‘ بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذات ہوتے ہیں۔ یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۷۲‘ ۵۷۳)

تم زبان سے جو کچھ کہو تمہارا کردار اس کا گواہ بن جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو نصیحت کرے کہ فلاں بات نہیں کرنی چاہئے‘ اگر وہ اس میں ہو تو وہ شخص ناصح نہیں بلکہ منافق بن جاتا ہے۔ اور اس کا کبھی نیک اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے نہی عن المنکر میں بھی اور امر بالمعروف میں بھی یہ دونوں باتیں شامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ میں تمہیں ایسا دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم زبان سے جو کچھ کہو تمہارا کردار اس کا گواہ بن جائے۔ تم جب بھلائی کی باتیں بیان کرو تو بھلائی تم میں پائی جائے۔ جب تم بد باتوں سے روکو تو ان باتوں سے تم خود پاک ہو چکے ہو۔ یہ مضمون اس میں شامل ہے۔ پس اس پہلو سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جماعت احمدیہ کی اصلاح کے لئے بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم میں کمزوریاں ہیں ہم کیسے لوگوں کو نصیحت کرسکتے ہیں (کلام الٰہی) نے ان کا منہ بند کر دیا ہے۔ نصیحت کا حکم دے ہی دیا ہے جیسے بھی ہو نصیحت کرنی ضرور ہے۔ جب نصیحت کرو گے تو تمہارا نفس آپ ہی تمہیں پکڑے گا۔ ہر روز شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ جب علیحدہ بیٹھو گے تو سوچو گے۔ میں یہ باتیں کہہ کے آیا ہوں مجھ میں تو یہ نہیں ہیں اور اندر اندر تمہارا نفس ندامت اور شرم سے کٹنا شروع ہو جائے گا۔ بسا اوقات تم پانی پانی ہو

باقی صفحہ ۷ پر

ربوہ میں یوم آزادی عقیدت اور احترام سے منایا گیا

○ ربوہ ۔ ۱۵ ۔ اگست ۔ گذشتہ روز ربوہ میں یوم آزادی کی تقریبات نہایت درجہ جوش و خروش اور عقیدت واحترام سے منائی گئیں۔ سرکاری و دیگر عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔ بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نصرت جہاں اکیڈمی اور دیگر سکولوں نے اس موقع پر جشن آزادی کی مناسبت سے تقریبات منعقد کیں اور کھیلوں کے مقابلے کروائے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ صحت جسمانی نے سہ پہر مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا۔

اہل ربوہ نے اپنے مکانوں پر قومی پرچم لہرائے اور قومی ترانوں کے ذریعے یہ دن منایا۔ قومی پرچم اور مبارکبادی کی جھنڈیوں سے مکانوں بازاروں اور گلیوں کو سجایا گیا۔

توسیع تاریخ امتحان انصاراللہ

○ زعماء کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خصوصی امتحان خسوف و کسوف ۹۴ء کے حل شدہ پرچے مرکز میں پہنچانے کی آخری تاریخ ۲۰۔ اگست ۹۴ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ زعماء کرام کوشش کریں علم و فضل میں اضافہ کرنے کے اس لائحہ عمل میں تمام انصار شریک ہوں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۶- ظہور ۱۳۷۳ ہش ۱۶- اگست ۱۹۹۴ء

رخصتیں اور طلباء

ہمیں یاد ہے کہ سکولوں میں گرمیوں کی رخصتوں کے آغاز پر ہیڈ ماسٹر صاحب تمام طلباء کو جمع کر کے نصائح سے پر ایک لیکچر دیا کرتے تھے۔ تعلیم کی طرف توجہ رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پروگرام بنا کر روزانہ پڑھنے کا کہا کرتے تھے۔ بارشوں میں زیادہ دیر تک باہر پھرنے سے منع کیا کرتے تھے۔ اور ایسی ہی کئی اور نصائح کیا کرتے تھے۔

ان رخصتوں میں تعلیم کی طرف توجہ دینے کے بعد کھیل کود کے لئے بھی کافی وقت بچ جاتا تھا اور بہت سا وقت ضائع کرنے کا یوں لطف آتا تھا کہ دوست بیٹھے گپیں مار رہے ہیں۔ جن کا نہ کوئی سر نہ پیر۔ بس باتیں کرتے جاؤ۔ کوئی بات ڈھاکہ کی اور کوئی بات بنگالہ کی۔ ان باتوں میں بڑا لطف آتا تھا اور بعض اوقات یہ باتیں اتنی اتنی دیر تک جاری رہتیں کہ گھر سے پیغام ملتا کہ اب بس کرو اور گھر آجاؤ۔

اس وقت کو بہتر طریق پر صرف کرنے کے لئے حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دعائیں ان کے لئے) نے طلباء کو اس راہ پر ڈالا کہ وہ اس عرصہ میں اپنی اور دوسروں کی کردار سازی کریں۔ ایک شہر سے دوسرے شہر چلے جائیں۔ وہاں دینی تعلیم بھی دیں اور نوجوانوں کو سیدھی ڈگر پر رکھنے کی کوشش کریں۔ یعنی ان کی کردار سازی کریں۔ یہ پروگرام تھا تو سب کے لئے۔ لیکن نوجوان طلباء کو خاص طور پر یہ تلقین فرمائی کہ اس طرح وہ اپنے وقت کو بہتر طریق پر استعمال کر سکیں گے۔

ایک انتظام کے تحت ایسا کرنے کے لئے حضرت صاحب نے ایک نظارت بنائی جہاں یہ ریکارڈ رکھنے کا بھی انتظام کیا گیا کہ کون کون سے طالب علم نے حصہ لیا ہے اور وہاں سے ضروری معلومات حاصل کرنے کا بھی انتظام کیا گیا۔ آپ کہاں جائیں۔ گھر سے کتنی دور۔ وہاں آپ کو کیسے کیسے نوجوان ملیں گے۔ کون کونسی کلاسوں کے طالب علم۔ اور آپ ان کے لئے کیا کچھ کر سکیں گے۔ یہ معلومات حاصل کر کے جب کسی شہر۔ قصبہ یا گاؤں جائیں گے تو یقیناً آپ کا وقت نہایت مفید طریق پر صرف ہو سکے گا۔

جن طلباء نے اس سکیم میں حصہ لیا ہے ان کا کہنا ہے کہ دوسروں کی کردار سازی تو انہوں نے کی ہی۔ لیکن ان کی اپنی بہت کردار سازی ہوئی۔ انہیں مثالی نوجوان کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ اس طرح کئی برائیاں چھوٹ گئیں اور کئی نیکیوں کی عادت پڑ گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس سکیم نے طلباء کو (اور دیگر افراد کو بھی) بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ اگر ہم سب اس سکیم میں شامل ہو جائیں تو یقیناً جماعت کو کردار سازی میں بہت مدد ملے گی۔ اور دینی تعلیم حاصل کرنے کے مواقع بھی ہاتھ آجائیں گے۔

جس کی کوٹھی میں دانے ہوتے ہیں
کملے بھی اس کے سیانے ہوتے ہیں
عقل کا ویسے کچھ نہیں معیار
آنکھوں والے بھی کانے ہوتے ہیں

ابوالاقبال

غزل

آئینے سے۔ جب تک کہ سامنا نہیں ہوتا
اپنے آپ سے. کوئی آشنا نہیں ہوتا

اپنی ذات سے باہر جو نکل نہیں پاتے
اس طرح کے لوگوں میں حوصلہ نہیں ہوتا

عشق کی نظر اس پہ جب تلک نہیں پڑتی
حُسن تو وہ ہوتا ہے دلربا نہیں ہوتا

روح کے روابط میں اس طرح بھی ہوتا ہے
فرقتیں تو ہوتی ہیں فاصلہ نہیں ہوتا

ہم سے اہلِ دل بھی یاں ہر کہیں نہیں ملتے
ہر کوئی بھی تو جاناں آپ سا نہیں ہوتا

ہر نگار کی باتیں دلنشیں نہیں ہوتیں
ہر حسین کا جلوہ دلکُشا نہیں ہوتا

حُسن کی حقیقت سے آگہی نہ ہو جب تک
پیار ہو تو جاتا ہے دیرپا نہیں ہوتا

راہبر ہو کامل تو منزلیں بلاتی ہیں
راستے میں درماندہ قافلہ نہیں ہوتا

میرے غیر سے کہدو اس طرح نہ اترائے
پیار ہر کہیں ظاہر برملا نہیں ہوتا

خون کے سبھی قطرے سرخ رو نہیں ہوتے
جنگ کا ہر اک میدان کربلا نہیں ہوتا

رنجشیں نہیں پلتیں، تلخیاں نہیں بڑھتیں
جس جگہ اناؤں کا مسئلہ نہیں ہوتا

پیار کا حسیں تحفہ قسمتوں سے ملتا ہے
ہر کسی کی قسمت میں یہ لکھا نہیں ہوتا

خوب کہہ گیا کوئی، جان دی، اسی کی تھی
حق ادا کریں پھر بھی حق ادا نہیں ہوتا

کوچۂ وفا میں وہ شرمسار پھرتا ہے
جس کے پاؤں میں کوئی آبلہ نہیں ہوتا

رات کی خموشی میں دل کے ساز چھڑتے ہیں
ساتھ ہمنوا۔ کوئی دوسرا نہیں ہوتا

صاحبزادی امتہ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق - لندن

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے جاں نثار عشق ووفا کے پیکر اور دین حق کے غم خوار ساتھی عطا فرمائے تھے- یہ رفقاء کرام آسمانِ احمدیت پر ایک تابندہ اور روشن اور روشنی بخش کہکشاں کی طرح آج بھی اپنی چمک دکھلا رہے ہیں- اور ان کے ایمان افروز واقعات پڑھ کر اور سن کر آج بھی ایمان دار اپنے دلوں کو گرمیٔ ایمان بخشتے ہیں- ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی یادوں کو تازہ کیا جائے اور ان کے ذکر کو زندہ کیا جائے تا ہماری نئی نسلیں ان کے اسوہ حسنہ پر چل کر صدق و صفا اور قربانیوں کے اعلیٰ نمونے دکھا سکیں- آج میں جس عظیم بزرگ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں- ان کا نام نامی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہے- جن کی وفات پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کے کتبہ مزار پر درج کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اشعار رقم فرمائے-

کے تواں کردن شمارِ خوبیٔ عبدالکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت بر صراطِ مستقیم
حامیٔ دیں آنکہ یزداں نام اولیڈر نہاد
عارفِ اَسرارِ حق گنجینۂ دینِ قویم
گرچہ جنسِ نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے بایں صفا دُرِّ یتیم
اے خدا بر تُربتِ اُو بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیتُ النعیم

یعنی عبدالکریم کی خوبیاں کیونکر گنی جا سکتی ہیں- جس نے شجاعت کے ساتھ صراط مستقیم پر جان دی- وہ جو دین حق کا حامی تھا اور وہ جس کا نام خدا نے لیڈر رکھا تھا وہ خدائی اسرار کا عارف اور دین متین کا خزانہ تھا اگرچہ آسمان نیکوں کی جماعت بکثرت لاتا رہتا ہے مگر ایسا شفاف اور قیمتی موتی ماں بہت کم جنا کرتی ہے- اے خدا اس کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرما- اور نہایت درجہ فضل کے ساتھ اسے جنت میں داخل کر دے-

پھر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"مولوی عبدالکریم صاحب ہر تقریب اور ہر جلسہ پر یاد آجاتے ہیں- ان کے سبب لوگوں کو فائدہ ہوتا تھا- وہ بڑی زبردست تقریر کرنے والے تھے- میں نے مقابلہ کر کے خوب دیکھا ہے ان کے اندر محبت اور اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا- اور بجز اس کے میں سمجھتا ہوں کہ اور کچھ تھا ہی نہیں- اور اس حد تک تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ دوسروں میں وہ نہیں- میں ان سے بہت عرصہ سے واقف ہوں اس وقت بھی میں نے ان کو دیکھا تھا- جب وہ نیچری تھے (-) پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی معرفت زیادہ کی تو ایک دن کہنے لگے- آپ گواہ رہیں- آج سے میں نے سب گفتگوئیں ترک کر دیں- اس کے بعد موت تک بجز تسلیم اور کچھ نہ ہو گا- پھر میں نے دیکھا کہ اس دن کے بعد موت تک یہی حالت رہی کہ رضا اور تسلیم کے سوا کوئی اور بات تھی ہی نہیں- میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں نے ان کے خطبات سنے ہیں- وہ یہ بات جانتے ہیں- کہ ان میں بجز میرے حالات اور ذکر کے اور کچھ نہ ہوتا تھا-"

(ملفوظات جلد نمبر ۴- ۲۶ نومبر ۱۹۰۵ء)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر جو ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو واقع ہوئی- حضرت بانی سلسلہ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ چند دن گزرنے کے بعد حضرت صاحب نے شام کے بعد دوستوں میں بیٹھنا چھوڑ دیا- اور خدام کے عرض کرنے پر فرمایا- کہ جب میں باہر دوستوں میں بیٹھا کرتا تھا- تو مولوی عبدالکریم صاحب میرے دائیں بیٹھے ہوتے تھے- اب میں بیٹھتا ہوں- اور مولوی صاحب نظر نہیں آتے تو میرا دل بیٹھنے لگتا ہے- اس لئے میں نے مجبوراً یہ طریق چھوڑ دیا ہے-"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات سے کچھ عرصہ قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کو بایں الفاظ اطلاع دیدی تھی کہ

"دو شہتیر ٹوٹ گئے"

ان میں سے ایک شہتیر تو حضرت مولوی برہان الدین صاحب تھے اور دوسرے شہتیر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تھے- حضرت مولوی صاحب ۱۸۵۸ء میں پیدا ہوئے- آپ کا پیدائشی نام تو کریم بخش تھا- لیکن حضرت بانی سلسلہ نے عبدالکریم میں تبدیل کر دیا- آپ نے احمدی ہونے سے قبل ابتدائی تعلیم مسجد کے مکتب میں حاصل کی اور بعد میں پرائیویٹ طور پر فارسی اور عربی علوم میں دسترس حاصل کی- آپ انگریزی زبان بھی جانتے تھے- آپ کی آواز اتنی دلکش تھی- کہ ہندو اور سکھ بھی آپ کی تلاوت قرآنی سن کر وجد میں آجاتے تھے- اور اس بات کی خواہش کیا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کی تلاوت سنیں- حضرت مولوی صاحب کو فن تقریر کا بھی ملکہ تھا- عیسائیت کے خلاف جب تقاریر فرماتے تو عیسائی مشنوں میں زلزلہ طاری ہو جایا کرتا تھا-

مارچ ۱۸۸۸ء میں آپ کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کی وساطت سے حضرت بانی سلسلہ کی ملاقات سے مشرف ہونے کا موقع ملا- ستمبر ۱۸۹۸ء میں آپ مستقل نقل مکانی کر کے قادیان آ بسے- اور حضرت صاحب کے اس حصہ میں رہائش اختیار کر لی جو بیت مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ملحق ہے- بیت مبارک میں پانچ وقت کی نمازوں اور جمعہ کی نماز کے امام آپ ہی ہوا کرتے تھے- قادیان کی رہائش اور حضرت بانی سلسلہ کی مبارک صحبت نے آپ میں ایک زبردست روحانی تبدیلی پیدا کر دی- چنانچہ آپ کی وفات پر حضرت بانی سلسلہ نے اس مبارک تبدیلیٔ قلب کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے-

"وہ (یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب) اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے- جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے- تو سید احمد کے معتقد تھے- کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری اور ان کی گفتگو ہوتی- جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے- اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی- مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن علانیہ کہا- کہ آپ گواہ رہیں- آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے- کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں- اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے- ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی- کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے- ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی- ( ) ان کی عمر ایک معصومیت میں گذری تھی- اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا- نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑ دی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے- پچھلے دنوں ان کو ایک نوکری دو سو روپے ماہوار کی ملتی تھی- مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا- خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گزار دی- صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے- دین حق پر جو اندرونی بیرونی حملے ہوتے تھے- ان کے دفاع میں اپنی عمر بسر کر دی- باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی- ( ) غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا- کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی"

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۴۲۰)

حضرت مولوی صاحب کو کثرت کار کی وجہ سے کثرت پیشاب کا عارضہ ہو گیا جس نے ذیابیطس کی شکل اختیار کر لی- اور کچھ عرصہ بعد آپ کی جسم پر ایک پھنسی نکل آئی- جس نے بعد میں کار بنکل کی شکل اختیار کر لی- اور آپ اس سے سخت تکلیف اور کرب میں مبتلا ہو گئے- بیماری میں حضرت مولوی صاحب کے حضرت بانی سلسلہ سے عشق و محبت کا یہ عالم تھا- کہ حضرت صاحب کی یاد میں تڑپتے رہتے تھے آپ کی محترمہ اہلیہ صاحبہ نے بیان فرمایا کہ:-

"حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے اور ان کی تکلیف بڑھ گئی- تو بعض اوقات شدت تکلیف کے وقت نیم غشی کی سی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سواری کا انتظام کرو- میں حضرت صاحب سے ملنے کے لئے جاؤں گا- گویا وہ سمجھتے تھے کہ میں کہیں باہر ہوں- اور حضرت صاحب قادیان میں ہیں- اور بعض اوقات کہتے تھے اور ساتھ ہی زار و قطار رو پڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصہ سے حضرت صاحب کا چہرہ نہیں دیکھا- تم مجھے حضرت صاحب کے پاس کیوں نہیں لے جاتے- ابھی سواری منگواؤ اور مجھے لے چلو- ایک دن جب ہوش تھی کہنے لگے- جاؤ- حضرت صاحب سے کہو کہ میں مر چلا ہوں- مجھے صرف دور سے کھڑے ہو کر زیارت کرا دیں- اور بڑے روئے اور اصرار کے ساتھ کہا کہ ابھی جاؤ"-

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو حضرت بانی سلسلہ کی پاک صحبت میں رہنے کا کس قدر خیال تھا چند واقعات اس سلسلہ میں پیش کرتا ہوں-

امیر حبیب اللہ خان والی افغانستان نے کابل میں ایک دار الترجمہ قائم کیا- اس میں ہندوستان کے چیدہ چیدہ علماء- ماہرین فن اور قابل لوگوں کو جمع کرنے کی کوشش کی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب چونکہ عربی فارسی اور انگریزی زبانوں کے ماہر تھے- اس لئے بادشاہ نے آپ کو کابل آنے کی دعوت دی اور بیش قرار معاوضہ بطور تنخواہ پیش کیا- حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا- "قادیان جو دولت ملتی ہے وہ دنیا کے کسی مقام پر آج دستیاب نہیں- (حضرت بانی سلسلہ) کی پاک صحبت کو چھوڑ کر سونے چاندی کے سکوں کے لئے جانا مردار دنیا پر منہ مارنا ہے- اور اعلیٰ کا ادنیٰ سے تبادلہ کرنا ہے- خدا کی قسم اگر دنیا کی ساری دولت میرے قدموں میں لا کر ڈھیر کر دی جائے اور اس کے بدلہ میں قادیان سے مجھے الگ ہونے کی خواہش کی جائے- تو میں سونے چاندی کے اس ڈھیر پر پیشاب بھی نہ کروں"

(الحکم ۱۴- اگست ۱۹۲۲ء)

ملاحظہ فرمایئے- ایک طرف دنیا کی شہرت- عظمت اور دولت اور بادشاہ کی خوشنودی کا سرٹیفکیٹ ہے اور دوسری طرف قادیان کی گمنام بستی میں غربت کی زندگی ہے لیکن حضرت بانی سلسلہ کی صحبت ہے- حضرت مولوی صاحب نے دنیا اور دنیا کی آسائشوں کو لات مار کر اپنے آقا حضرت بانی سلسلہ کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

آپ کسی جماعت میں جائیں اور دوستوں سے ملیں ان کے ساتھ بیٹھ کر جماعتی اور انفرادی باتوں میں دلچسپی لیں (خاص طور پر اگر انگلستان کی کوئی جماعت ہو تو) اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ ملاقات آپ کو یاد رہے گی اور وہ دلچسپ اور میٹھی میٹھی باتیں بھی ایک لمبے عرصے تک آپ کے کانوں میں رس گھولتی رہیں گی۔ اور اگر آپ نے اس موقع پر کچھ تصاویر بھی لی ہوں تو یقیناً جب بھی آپ ان تصاویر کو دیکھیں گے وہ لمحات جو اس جماعت میں گذارے ہوں گے۔ وہ پہلے سے زیادہ دلکش اور دل فریب ہو کر آپ کے سامنے آئیں گے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ ایسی تصاویر کو جتنی بار دیکھا جائے اتنا ہی ان میں لطف بڑھتا ہے۔ اور پرانی یادیں تازہ ہو ہو کر ایک نئی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔

اس وقت پیش نظر ووکنگ جماعت کی ایک تصویر ہے۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے اور غالباً ہوتا ہی نہیں کہ انسان ملاقات کے وقت کاپی لے کے بیٹھ جائے اور تمام احباب کے نام لکھنے شروع کر دے تاکہ بعد میں وہ انہیں ان کے صرف چہرہ سے نہیں بلکہ ان کے ناموں سے بھی یاد رکھ سکے یہاں بھی ووکنگ کے جو دوست ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں ان کے نام تو ہم نے نہیں لکھے تھے اور نہ اس سلسلہ میں کچھ پوچھا تھا ایسے وقت میں ملاقات انسان کو اتنا مگن کر دیتی ہے کہ نام پوچھنے کا خیال ہی نہیں آتا اور نام پوچھنا ہے بھی ایک رسمی سی بات جو عام طور پر غیر ضروری سمجھی جاتی ہے۔ ووکنگ کے دوست مسکرا رہے ہیں اور ہمیں خوش آمدید کہتے ہوئے یوں لگتا ہے کہ ہمارے چہروں کو اور ہماری باتوں کو اپنے دلوں میں اتارتے چلے جاتے ہیں۔ اس تصویر میں خاکسار کے علاوہ محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر محترم شیخ حسن محمد صاحب محترم بشیرالدین احمد سامی صاحب اور ووکنگ کے دوست بیٹھے ہیں۔ پروفیسر صابر صاحب کو تو انگلستان کے اس دورے کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنی ایک اچکن اور پگڑی عنایت فرمائی۔ اور اگرچہ یہاں تو وہ اچکن اور پگڑی پہن کر نہیں بیٹھے ہوئے کیونکہ لندن سے ووکنگ تک کے سفر میں شائد وہ ایسا نہ کر سکتے لیکن جلسہ کے دوران (۱۹۹۰ء) جب بھی انہیں اس پگڑی اور اچکن کے ساتھ دیکھا دل میں عجیب سے جذبات پیدا ہوئے۔ یہ بھی بڑے باوقار سے لگتے تھے یوں تو وہ ویسے بھی باوقار ہی ہیں آخر ایک کالج کے پروفیسر ہیں اور پروفیسر بھی عربی زبان کے باوقار تو انہیں ہونا ہی ہے یوں بھی وہ سلسلے کے کاموں میں ایسا انہماک دکھاتے ہیں کہ ان کا پروقار ہونا ان کے چہرے سے ٹپکتا ہے۔ ان کے ساتھ مکرم شیخ حسن محمد صاحب ہیں جو ایک لمبے عرصے سے اپنے گھر کے تمام افراد کے ساتھ اخبار احمدیہ اور نیوز بلیٹین کی پیکنگ کرتے ہیں اور اسے حوالہ ڈاک کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ جب یہ کام ان کے گھر میں ہو رہا ہوتا ہے تو وہ ان کی اہلیہ ان کے بچے اور بعض اوقات ان کے پوتے پوتیاں بھی سب کے سب اخبار احمدیہ کو لفافوں میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ عجیب منظر ہوتا ہے۔ ان کے پاس ہی پیچھے بشیرالدین احمد سامی کھڑے ہیں جو اخبار احمدیہ کے مدیر ہیں۔ بشیرالدین سامی صاحب شیخ حسن محمد صاحب کے داماد ہیں اور ایک لمبے عرصے سے نہ صرف اس بلیٹین کی اشاعت کا اہتمام کرتے ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی ان کا زیادہ تر وقت خاص طور پر جب سے وہ اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوئے ہیں جماعتی کاموں میں ہی صرف ہوتا ہے۔

کاش مجھے ووکنگ کے احباب کے ناموں کا بھی پتہ ہوتا میں ان سب کے نام آپ کی خدمت میں پیش کرتا۔ لیکن نام نہ پیش کرنے کے باوجود میری اپنے قارئین سے گذارش ہے کہ وہ سب ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خدمت دین کے جذبے سے معمور رکھے اور ان کی اولادوں کو ایمان و اخلاص عطا کرتے ہوئے انہیں بھی انسانیت کی خدمت کے مواقع عطا کرتا رہے۔

بات ووکنگ کی ہو رہی ہے۔ ووکنگ وہ جگہ ہے جہاں پر محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ۱۹۱۳ء میں تشریف لے گئے تھے اور اس کے بعد اس جگہ کو چھوڑ کر آپ نے لندن میں احمدیہ مشن ہاؤس کے لئے زمین خریدی تھی۔ یہ زمین ۶۱ ملروز روڈ پر واقع تھی اور اب وہاں خدا کے فضل سے ایک بہت بڑا مشن ہاؤس موجود ہے اگرچہ اسے ایک دوسری سڑک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ دوسری سڑک گریسن ہال ہے اور اس کا نمبر ۱۶ ہے۔ پہلے ۶۳-۶۱ ملروز روڈ کیا کرتے تھے اب اسے ۱۶ گریسن ہال روڈ کہتے ہیں۔

ووکنگ میں ایک انگریز افسر جس نے ہندوستان میں ملازمت کی تھی۔ واپس جا کر ایک چھوٹی سے مسجد تیار کروائی تا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی ثقافت کے مرکز سے انگریزوں کو آگاہ کر سکیں۔ اس کے بعد یہ عمارت ایک لمبے عرصے تک احمدیہ جماعت کے لاہوری سیکشن کے پاس رہی اب ان کے پاس نہیں ہے۔ ان دنوں یہاں مولانا عبدالمجید صاحب اور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قیام پذیر تھے۔ مولانا عبدالمجید صاحب اسلامک ریویو کے ایڈیٹر تھے۔ اور مسلمان ممالک کا دورہ کر کے وہ چندہ اکٹھا کرتے تھے اور نہایت دیدہ زیب اسلامک ریویو شائع کرتے تھے۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ لاہور کی احمدیہ جماعت کے مربی تھے۔

خاکسار، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر اور ایک دو اور دوست مولانا عبدالمجید صاحب اور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سے ملاقات کے لئے ووکنگ گئے تھے یہ ۱۹۵۵ء کی بات ہے وہاں پر ہم نے وہ عمارت بھی دیکھی جو اس انگریز نے تیار کروائی تھی اور کچھ عرصہ مولانا عبدالمجید صاحب سے گفتگو بھی ہوئی۔ افسوس ہے کہ مولانا صاحب لندن آنے پر رضامند نہ ہوئے ورنہ ہماری خواہش تھی کہ وہ لندن آکر حضرت امام جماعت الثانی سے شرف ملاقات حاصل کریں۔ حضرت صاحب علاج کی غرض سے اور احمدیہ مربیوں کی عالمی کانفرنس کے لئے انگلستان تشریف لے گئے تھے۔ اس کے بعد ۱۹۹۰ء میں ووکنگ جانے کا موقعہ ملا اس وقت نہ تو مولانا عبدالمجید صاحب تھے اور نہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب اور نہ ہی وہ عمارت لاہور کی احمدیہ جماعت کے پاس تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت نہ صرف وہاں موجود تھی بلکہ بڑی لگن کے ساتھ دعوت الی اللہ میں مصروف تھی۔ کچھ وقت ان دوستوں کے ساتھ گذارا تو پتہ چلا کہ اب یہ جماعت کس طرح دعوت الی اللہ کا کام کر رہی ہے اور لوگ ان کی طرف متوجہ ہونے لگے ہیں۔ خدا کرے ووکنگ کی احمدیہ جماعت بھی ایک بہت بڑی جماعت بن جائے۔ اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو بہتری کی طرف لانے کا باعث بنے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اس تصویر میں ووکنگ کی احمدیہ جماعت کے اراکین کے چہروں پر ایسی بشاشت نظر آتی ہے جو دنیا کے بھر کے مرکز ربوہ سے جانے والوں کے ساتھ مل کر احباب جماعت کو ہوتی ہے۔ سات افراد ووکنگ جماعت کے ہیں اور چار لندن سے ووکنگ گئے تھے۔ ان چار میں سے دو یعنی خاکسار اور پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب ربوہ سے لندن گئے تھے اور مکرم شیخ حسن محمد صاحب اور مکرم بشیرالدین احمد سامی صاحب ایک لمبے عرصہ سے لندن ہی میں مقیم ہیں۔ خاکسار ان سب کے لئے ایک دفعہ پھر دعا کی درخواست کرتا ہے۔

تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کے نتیجہ میں اعمال قبول کئے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا ان کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رد کر دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا۔ تو (متقیوں کے لئے ہدایت ہے) میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھانے والے ہونگے جو اتقاء کی صفات میں استحکام اختیار کریں گے۔ جن کا تقویٰ مضبوط بنیادوں کے اوپر قائم ہوگا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے"۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

واقفین نو کی بچپن ہی سے اعلیٰ تربیت کرنی شروع کردیں

○ بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کردیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ اسلام کی ایک صدی غلبہ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے۔ کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ امام جماعت احمدیہ الرابع ۱۳- اپریل ۱۹۸۷ء)

تعارف .... مولانا عبدالباسط شاہد

کچھ باتیں- کچھ یادیں اور ریگِ رواں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذکورہ بالا عنوان ایک بہت معلومات افزاء اور دلچسپ کتاب کا نام ہے جس کے مصنف جناب عبدالحمید صاحب عاجز ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو درویشی کی سعادت حاصل ہوئی اور اس دورِ ابتلا میں نہایت ضروری اور گراں قدر خدمات کی توفیق ملی۔

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اس کتاب اور کتاب کے مصنف کے 'تعارف' میں لکھتے ہیں:-

ایک درویش اور وہ بھی شیخ عبدالحمید صاحب عاجز جیسے درویش جنہوں نے بھرپور زندگی گزاری ہے کے حالات اور خیالات یعنی نثر اور نظم سے متعلق کچھ کہنا میرے لئے باعث فخر ہے۔ محترم عاجز صاحب اور خاکسار ایک دوسرے کو اس وقت سے جانتے ہیں جب وہ ایم اے او کالج امرتسر میں فرسٹ ایر میں داخل ہوئے تھے اور خاکسار اسلامیہ کالج لاہور میں دوسرے سال میں تھا۔ قادیان میں ہم دونوں کی رہائش محلہ دارالفضل میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھی۔ وہیں ملاقاتیں ہوتی تھیں۔

... ۱۹۴۴ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے خاکسار کا وقف قبول فرمایا تو محترم شیخ صاحب سے وقف کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ میں ہر بار ان کے جذبہ خدمتِ دین سے متاثر ہوا اور یہی جذبہ خدمت دین تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں فضل سے یوں نوازا کہ وقف کرنے کے جلد بعد ان کو قادیان میں درویشی کی زندگی نصیب ہوئی۔

اگر کسی کو اس زمانے کے فتح نصیب جرنیل کی پیروی کا بھی فخر حاصل ہوا بادشاہوں سے بھی اونچے مقام پر دیکھنے کا شرف حاصل کرنا ہو تو وہ عاجز صاحب کو دیکھے۔ بڑے سے بڑے آدمی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کیں اور اپنی بات کا لوہا منوایا۔ بڑی سے بڑی مہم کو یوں سر کیا جیسے کوئی بات ہی نہ تھی۔ یہی تو اللہ کی دین ہے اور وہ اسی کو دیتا ہے جو تن من دھن کی بازی لگا کر روح کی گہرائیوں سے درویشی کو اپنا لے۔"

یہ کتاب زمانہ درویشی کی مختصر تاریخ ہے اور چونکہ عاجز صاحب اکثر واقعات کے چشم دید گواہ ہیں اس لئے دلچسپ بھی ہے اور مستند بھی۔

درویشوں یا درویشی کے متعلق آپ کا مندرجہ ذیل تبصرہ بہت ہی حقیقت افروز ہے:

"پرانے ابتدائی درویشان جنہوں نے دنیا اور اس کے مال و متاع کو خیرباد کہہ کر اپنے والدین اور عزیز و اقارب سے لمبی جدائی اختیار کر کے حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اسماعیلی قربانی کا نمونہ پیش کیا تھا اور خود دنیاوی آرام و آسائش سے منہ موڑ کر ان غیر مساعد اور شب و روز خطرے کے حالات میں یہاں ٹھہرے تھے اور جنہوں نے بے مثال صبر و استقلال کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کر دکھایا ان میں سے اکثر اپنا آخری سفر طے کر کے بہشتی مقبرہ میں دائمی قیام گاہ کی منزل تک جا پہنچے ہیں اور تین سو تیرہ درویشان کرام میں سے اس وقت سو سے بھی کم (یہ الفاظ لکھتے وقت تو تعداد میں اور بھی زیادہ کمی ہو چکی ہے) درویشان باقی ہیں۔ ان میں سے اکثر چراغِ سحر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے اور رخصت ہونے والوں کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام بخشے اور درویشان کی آئندہ نسل کو بھی قربانی کے بلند مقام پر قائم رہ کر خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔"

درویشی کا یہ سلسلہ کس قسم کے حالات میں شروع ہوا۔ تقسیم برصغیر کا ذکر کرتے ہوئے مکرم عاجز صاحب لکھتے ہیں۔

"... ظلم و ستم اور وحشت و درندگی کا یہ المیہ اپنے جلو میں ایسے دردناک حادثات لایا کہ ماں باپ بچوں سے۔ بیوی خاوند سے۔ اور بہن بھائی سے جدا ہو گئے۔ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ اس طرح بربریت کا شکار ہوئے کہ اس کے تصور سے انسانیت شرمندہ اور سرنگوں ہو جاتی ہے۔ رِشیوں' مُنیوں' گوروؤں اور خدا رسیدہ بزرگوں کے اس ملک میں ان گنت بچے یتیم ہوئے۔ ہزاروں عورتوں کا سہاگ لوٹا گیا اور ننگ انسانیت مظالم روا رکھے گئے اور یہ سب کچھ مذہب کے نام پر ہوا۔ مسجدوں مندروں اور گوردواروں میں امن و محبت کا وعظ کرنے اور سننے والے اپنی تعلیم اور روایات سے یکسر مختلف راہ اختیار کر کے اس قدر سنگ دل ہو گئے اور ان کے دلوں سے انسانی قدروں کا احساس اس حد تک مٹ گیا کہ جیسے وہ سب شیطانی قوتوں کے دائرہ اور دباؤ کے زیر اثر دب کر رہ گئیں۔ کاش ہمارے ملک کے عوام و خواص اس داستان الم سے عبرت و بصیرت حاصل کر کے قلبی پشیمانی کے ساتھ خوش آئند مستقبل کی بنیادوں کو استوار کرنے کی سعی کر سکتے۔

"ریگِ رواں" آپ کے منظوم کلام پر مشتمل ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ہمارے کہنہ مشق بزرگ شاعر نسیم سیفی لکھتے ہیں۔

"جہاں تک آپ کی شاعری کا تعلق ہے اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ یہ کوئی خیالی باتیں نہیں ہیں۔ عملی زندگی میں جو۔ جس وقت اور جس رنگ میں محسوس کیا وہ اوزان کی بندش میں ڈھل کر سامنے آگیا ہے اور حقیقی شاعری ہے بھی یہی یہ وارداتِ قلبی ہے اور واردات ایسے قلب کی جس نے صبح و شام تگ و دو میں گزارے ہیں اور ہر تگ و دو اللہ کے راستے پر اللہ ہی کی رضاء کے لئے کی گئی ہے ان کے دل کا یہ حال ہے کہ ۔

ابرِ باراں ہو۔ کڑی دھوپ ہو یا ریگِ رواں
ہر قدم پر تیری قدرت کے نشان ملتے ہیں

یاد رفتگان .... چوہدری محمد ابراہیم ایم اے

چوہدری اللہ بخش صاحب

(المعروف زراعت ماسٹر صاحب)

محترم چوہدری اللہ بخش صاحب زراعت ماسٹر کے ساتھ میرا دیرینہ تعلق تھا۔ ۱۹۵۰ء میں یہ عاجز تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں پانچویں جماعت میں داخل ہوا تو یہ ہمارے کلاس انچارج تھے اور ہمارے چھوٹے بورڈنگ کے نگران تھے بورڈنگ کیا تھا دراصل وہ ایک بڑا گھر تھا جس میں چوہدری اللہ بخش صاحب نگران نہیں بلکہ ایک والد کی حیثیت سے بچوں کی تربیت پر مامور تھے۔ ہر لڑکے سے ذاتی واقفیت تھی اس کی طبیعت اور اس کے گھریلو رہن سہن کو مدنظر رکھ کر بورڈنگ میں ٹھہرنے کی جگہ دیتے کوشش کرتے کہ جو لڑکے ایک کمرے میں اکٹھے رہیں وہ ایک مذاق اور ملتی جلتی طبیعت کے مالک ہوں۔ ایک ماہر نفسیات کی طرح ان کی نگاہ ہر جہت کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔ طلباء کی نہ صرف پڑھائی کی طرف دھیان تھا بلکہ ان میں اعلیٰ اخلاق۔ دینداری۔ محبت و یگانگت عبادت کا اعلیٰ ذوق اور ان کی طبائع کو اس طور پر ڈھالنے کی طرف مرکوز رہتی تھی جس سے وہ آگے چل کر ملک و ملت اور دین کے لئے اعلیٰ وجود ثابت ہو سکیں۔ طلباء کے ساتھ بیحد محبت کرتے تھے زیادہ تر حسن اور احسان کا سلوک رہتا مگر حسب ضرورت سزا دینے میں بھی بڑے سخت تھے۔ بورڈنگ میں اعلیٰ درجہ کا ڈسپلن پیدا کیا۔ لڑکوں کے لئے عام اعلان تھا کہ پڑھنے کے وقت پڑھو اور سونے کے وقت سو جاؤ۔ یہ ہرگز برداشت نہ کرتے تھے کہ سونے کے وقت کوئی لڑکا پڑھ رہا ہے اور پڑھنے کے وقت سو رہا ہے مثلاً سردیوں میں عام اعلان تھا کہ رات دس بجے تک پڑھائی کرنی ہے اس کے بعد سب نے سو جانا ہے اس کی خلاف ورزی کسی صورت میں برداشت نہ کرتے تھے۔

نماز پڑھنے کے لئے بورڈنگ کے درمیان میں ایک جگہ مخصوص تھی جہاں پانچوں نمازیں باجماعت پڑھاتے۔ نماز کے بعد لڑکوں کو نماز کا ترجمہ اور دعائیں زبانی یاد کرواتے اور پھر باقاعدہ سنتے۔ یہ ہمارا بڑا کڑا امتحان ہوتا تھا اور اس سے کوئی بھی مستثنیٰ نہ تھا غیر از جماعت لڑکوں کو الگ نماز پڑھنے کے لئے جگہ مہیا کی ہوئی تھی نماز اور نماز کا ترجمہ انہیں بھی سنانا ہوتا تھا۔

بچوں کو مؤدب طریق پر کھانا کھلانا بھی ایک مسئلہ ہوتا ہے مگر مکرم چوہدری صاحب کا حسن انتظام تھا کہ کسی کو شکایت نہ ہوتی کھانا "کلوا جمیعا" کے طریق پر کھلاتے۔ اپنی نگرانی میں باورچی سے کھانا منگواتے۔ دستر خوان بچھایا جاتا اور اس پر پہلے کھانا چنواتے اور پھر لڑکوں کو اجازت دیتے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر ادب کے ساتھ کھانا کھائیں نظر بڑی گہری تھی ہر لڑکے پر نظر رکھتے کہ وہ بدتمیزی نہ کرے ایک دفعہ یوں ہوا کہ کھانا پر بیٹھتے وقت ایک لڑکے نے ساتھ والی پلیٹ سے بوٹی اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھ لی ماسٹر صاحب دیکھ رہے تھے مگر اس وقت کچھ نہیں کہا کھانا ختم ہونے کے بعد سب لڑکوں کو وہاں ٹھہرایا اس لڑکے کی غلطی کا اعلان کیا اور اسے سزا دی تاکہ دوسروں کو نصیحت حاصل ہو۔

دو تین سال ان سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اس کے بعد میں ملتان چلا گیا پڑھائی ختم کرنے کے بعد پھر ربوہ آنا ہوا اور دفتر انصار اللہ میں دین کی خدمت پر مامور ہوا تو چوہدری صاحب سے ملاقاتوں کا سلسلہ پھر بحال ہو گیا ہمیشہ بڑی شفقت اور محبت سے ملتے وہ سال ہا سال اپنے محلہ میں انصار اللہ کے زعیم رہے تو یہ تعلق اور مضبوط ہو گیا۔ مل کر بہت خوش ہوتے دعا دیتے بھائی انور حسن صاحب کی خیریت دریافت کرتے کہ وہ بھی میرے کلاس فیلو اور ان کے شاگردوں میں سے تھے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو غریق رحمت کرے ان کے درجات بلند ہوں اور ان کے بچوں کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

اسرائیل اردن دوستی- فلسطینیوں کے خدشات

اسرائیل کی اردن کے ساتھ دوستی کی خبروں نے فلسطینیوں کو خاصا مضطرب کیا ہے- اس کی وجہ اسرائیل کا وہ رویہ ہے کہ وہ بیت المقدس کے معاملات میں اردن کو زیادہ دخل اندازی کی اجازت دے رہا ہے- اور اسرائیل کے وزیراعظم نے اردن کے شاہ حسین کو بیت المقدس کا دورہ کرنے کی اجازت دی تھی-

یاد رہے کہ بیت المقدس کا شہر ستمبر ١٩٦٧ء کی جنگ سے پہلے اردن کا حصہ تھا- اور اسرائیل نے ١٩٦٧ء کی جنگ میں جو زبردست نقصانات مسلمانوں کو پہنچائے ان میں سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ مسلمانوں کا قبلہ اول ' بیت المقدس ' مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا-

اسرائیل کہتا ہے کہ یہ بیت المقدس غیر منقسم شکل میں اس کا ازلی ابدی دارالحکومت ہے- جبکہ فلسطینیوں کا نقطہ نظریہ ہے کہ بیت المقدس کا مشرقی حصہ ان کی مستقبل کی فلسطینی سلطنت کا دارالحکومت ہو گا- بیت المقدس کے اس مشرقی حصہ میں رہنے والے فلسطینی عربوں کے دلوں میں اسرائیل اور اردن کی دوستی سے خدشات جنم لینے لگے ہیں- ان کا کہنا ہے کہ اگر بیت المقدس اردن کے پاس چلا گیا تو اسرائیلیوں سے بھی زیادہ ظلم کریں گے-

غور سے دیکھا جائے تو اسرائیل حال ہی میں اپنے ہمسایہ عربوں سے محبت کی جو پینگیں بڑھا رہا ہے اس کا نتیجہ عربوں کو عربوں سے لڑانا ہے- اس وقت شام اور اردن میں کھنچاؤ شروع ہو چکا ہے- فلسطینیوں اور اردن میں ناراضگی کی باتیں سامنے آنے لگ گئی ہیں- ایسی صورت حال میں اب مستقبل کا نقشہ یوں بنے گا کہ مسلمان حکومتیں اسرائیل کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کیا کریں گی اور اسرائیل سب کو آپس میں لڑا کر بظاہر دوست اور اندر سے شدید دشمن کا کردار ادا کرے گا-

فلسطینیوں کو یہ خطرہ سامنے دکھائی دے رہا ہے کہ اب اسرائیل بیت المقدس کے معاملات میں اردن کو زیادہ کردار دے گا اور فلسطینیوں کی حیثیت کم کر دی جائے گی-

فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے انہی خطرات کو بھانپتے ہوئے بیت المقدس کے مسئلے پر فوری مذاکرات کا مطالبہ کیا ہے- حالانکہ اس سے قبل یہ طے پا گیا تھا فلسطینی خود مختاری کے قیام کے دو سال بعد اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا- یہی وجہ ہے کہ اسرائیل اور امریکہ دونوں نے یاسر عرفات کی اس تجویز کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے- اور بیت المقدس کے مسئلے پر بات چیت کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے-

ایک معمر فلسطینی نے جو بیت المقدس میں عربوں کے حصے میں رہتا ہے کہا ہے کہ شاہ حسین نے مقدس زمین بیچ دی ہے ان نے امریکہ سے اپنے قرضے کم کرانے کے لئے معاہدہ کر لیا ہے- اس نے کہا کہ اگر شاہ حسین کا خیال ہے کہ اسرائیل ان کو بیت المقدس دے دے گا تو وہ بڑی بھول میں ہیں- تاہم اس نے کہا کہ اگر فلسطینی ریاست بن جائے تو وہ اردن کے ساتھ کنفیڈریشن قائم کر لیں گے-

بیت المقدس کا مشرقی عرب حصہ دوسرے مغربی حصہ سے نمایاں طور پر مختلف ہے- اسرائیل نے شہر پر قبضے کے بعد اس علاقے کے عربوں کو اسرائیلی شہریت حاصل کرنے کے لئے پیشکش کی- لیکن بہت تھوڑے لوگوں نے اسے قبول کیا- اور بڑی تھوڑی تعداد نے اسرائیل کے پاسپورٹ لئے- اس مشرقی حصے کی آبادی ڈیڑھ لاکھ سے زائد ہے- یہاں زندگی کا معیار گرا ہوا ہے- یہاں کے فلسطینی یاسر عرفات کے حامی ہیں- ایک شخص نے کہا کہ ہم امن اور بچوں کی تعلیم چاہتے ہیں اب ہم جنگ اور خونریزی نہیں چاہتے- اگر امن کا یہ ماحول شاہ حسین ہمیں دے سکتے ہیں تو ٹھیک ہے-

ماضی میں اردن اور فلسطینیوں کے تعلقات کی تاریخ سخت خون خرابے کا شکار رہی ہے- ١٩٧٠ء میں ٥ ہزار فلسطینیوں کو مروانے کا الزام شاہ حسین پر عائد کیا جاتا ہے- اس خونریزی کو آج بھی بلیک ستمبر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے-

روانڈا/ گوما میں مقیم مہاجرین

ہیضہ اور پیچش کے ہاتھوں روانڈا کے مہاجرین کی ہزاروں کی تعداد میں ہلاکت کے بعد اب ڈاکٹروں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ میعادی بخار کی بیماری پھوٹ پڑے گی- یہ بیماری بدنصیب مہاجرین کے جوؤں سے بھرے لباس اور ناقص اور صحت و صفائی سے محروم گھروں سے پیدا ہو رہی ہے- کم از کم تیس افراد کو گذشتہ دنوں اس بخار نے اپنا نشانہ بنایا جس کے بارے میں ڈاکٹر فوری طور پر تو یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ یہ کیا بخار ہے- لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ٩٥ فیصد یقین ہے کہ یہ میعادی بخار ہے- جو جوؤں سے پھیلتا ہے- یہ میعادی بخار اتنا شدید ہوتا ہے کہ ہلاکت پر منتج ہوتا ہے- اس میں پہلے آنکھیں سرخ ہوتی ہیں' بے ہوشی طاری ہوتی ہے- شدید بخار کے بعد تشنج پیدا ہوتا ہے- اگرچہ ابھی تک صرف ایک شخص ہلاک ہوا ہے لیکن چونکہ مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے ڈاکٹر خیال کر رہے ہیں کہ یہ متعدی مرض ہے اور خدشہ ہے کہ مہاجر کیمپوں کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے-

ڈاکٹروں نے اپیل کی ہے کہ میعادی بخار کے علاج کے لئے فوری طور پر انٹی بائیوٹک ادویہ بڑی مقدار میں مہاجر کیمپوں میں بھجوا دی جائیں تاکہ اس بیماری کا موثر طور پر مقابلہ کیا جا سکے-

شمالی کوریا/ایٹمی مسئلہ

اس امر کے آثار مل رہے ہیں کہ شمالی کوریا اپنے سابقہ موقف کو تبدیل کرتے ہوئے جنوبی کوریا سے ایک ایٹمی ری ایکٹر حاصل کرنے پر راضی ہو جائے گا- جو شمالی کوریا اور امریکہ کے مجوزہ معاہدے کا ایک حصہ ہو گا- اس معاہدے کی تکمیل کے لئے جینیوا میں دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت جاری ہے- شمالی کوریا کا بڑا مطالبہ یہ ہے کہ اس کو اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کرنے کے عوض ایک ہلکے پانی کا ری ایکٹر معاوضے میں دیا جائے- اس معاہدے کے بعد شمالی کوریا اپنی ایٹمی تنصیبات کو بین الاقوامی معائنے کے لئے کھولنے پر راضی ہو جائے گا-

جنوبی کوریا کے بااثر اخبار چوشن البو نے نامعلوم ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ شمالی کوریا نے کہا ہے کہ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ ہمیں ری ایکٹر کون فراہم کرتا ہے- ہمیں ری ایکٹر چاہئے-

اس سے قبل شمالی کوریا جنوبی کوریا سے ری ایکٹر حاصل کرنے پر راضی نہ تھا بلکہ اس کا مطالبہ تھا کہ اسے روسی ری ایکٹر دیا جائے- جنوبی کوریا کی ایٹمی صلاحیت بڑی ترقی یافتہ ہے اور وہ خود ہلکے پانی کے ری ایکٹر بناتا ہے- اس کے بنائے ہوئے نو(٩) ری ایکٹر ملک میں کام کر رہے ہیں اور ملک کی قریباً نصف بجلی انہی سے حاصل ہوتی ہے-

ایک معیاری ایک ہزار میگاواٹ کا ہلکے پانی کا ایٹمی ری ایکٹر ٨ سے ١٠ سال کے عرصے میں تیار ہوتا ہے اور اس پر ٢- ارب ڈالر خرچ آتے ہیں-

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ اگر اس کو معاوضہ اور امداد دی جائے تو وہ اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کئے رکھنے پر راضی ہو گا- شمالی کوریا نے امریکہ سے پوری طرح سفارتی تعلقات قائم کرنے کی حامی بھی بھری ہے-

دلی شہر کی حالت زار

ایک ٹی وی سروے میں بتایا گیا ہے کہ دلی شہر گذشتہ چند ہفتوں سے سکول کے بچوں کے اغوا اور انہیں قتل کر دینے کے واقعات سے دہشت کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے- سکول کے معصوم بچوں کو اغوا کر لیا گیا اور پھر ان کی لاش کسی ویرانے میں ملی- پولیس نے سکولوں کے باہر پہرہ لگا دیا ہے- والدین سہمے ہوئے ہیں- پولیس والوں کے رویئے سے عام شہری شاکی اور پریشان ہے-

دلی کی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے اہلکاروں کی ملی بھگت سے دلی کی بہت سی بستیوں میں بجلی چوری کی جا رہی ہے متعدد بستیوں میں صرف دس روپے ماہوار ادا کر کے کنکشن دے دیا جاتا ہے اور سارا ماہ جتنی بجلی دل چاہے استعمال کرو- جن گھروں میں بجلی کی چوری ہوتی ہے وہ عموماً غریب طبقے کے جھونپڑی نما گھر ہیں اس لئے غالباً وہاں بجلی کی کھپت بھی کم ہوتی ہے- دہلی الیکٹرک سپلائی کمپنی DESO کے افسران نے اس خبر کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے-

دلی میں منشیات اور چرس کا کاروبار زوروں پر ہے- شہر کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں خفیہ طور پر منشیات بکتی ہیں- بظاہر خفیہ کہلانے والے یہ سودے سرعام ہوتے ہیں اور کوئی بھی شخص مقررہ رقم ادا کر کے پڑیا حاصل کر سکتا ہے- پولیس اس کو جانتی ہے اور چشم پوشی کرتی ہے-

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب ملتی ہے؟ یہ مدد اس وقت ملتی ہے جب انسان میں بدی نہ ہو' بدکار ایک وقت نیکی بھی کر سکتا ہے- مگر نیکی اور بدی کی میزان اور ہر ایک کی کثرت اور قلت اسے نیک یا بد ٹھہراتی ہے- نیکیاں بہت ہوں تو نیک اور بدیاں زیادہ ہوں تو بدکار کہلاتا ہے- بدی چونکہ بدی ہے اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لئے جب حمد الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہئے- اور سمجھ لینا چاہئے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں- اس کا علاج کرنا چاہئے- اور وہ علاج کیا ہے-؟ (گناہوں کی معافی مانگنا)

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

مبارک صحبت کا انتخاب فرمایا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو سردپانی سے بڑا پیار تھا۔ گرمی سے آپ بہت گھبراتے تھے۔ سرد جگہ میں رہنے کو بہت پسند فرماتے تھے۔ آپ کے ایک شاگرد مولوی صدرالدین صاحب کی تعیناتی شملہ ہو گئی۔ مولوی صدرالدین صاحب کو خیال آیا کہ کاش حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کچھ عرصہ کے لئے شملہ کے پہاڑ پر چلے آویں۔ اس خواہش کا اظہار بھی انہوں نے بذریعہ خط کیا۔ جس کا جو جواب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے دیا۔ اسے پڑھ کر طبیعت وجد میں آجاتی ہے۔ آپ بھی اسے سنئے آپ نے تحریر فرمایا:۔

"عزیز شیخ صدرالدین صاحب شملہ

ہمارا یہ کہف و مامن (یعنی قادیان) ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے۔ ہمیں تمہارے پتھر کے پہاڑ کی کچھ ضرورت نہیں"

حضرات !! حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے نہ تو کبھی بیش قرار مشاہرہ کی پروا کی اور نہ دنیا کی عزت و مرتبہ نے ان کو اپنی طرف کبھی کھینچا آپ نے اپنے حضرت صاحب کی صحبت کے لئے دنیا کی حکومت اور دولت اور شان و شوکت کو ہیچ سمجھا اور قادیان سے نہ نکلے۔

آخر میں ایک اور ایمان افروز واقعہ سنئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب قادیان اپنے آقا کی قدموں میں دھونی رمائے بیٹھے تھے کہ ان کو ایک شادی کی تقریب میں شمولیت کے لئے ساتھ لے جانے کے واسطے ایک دو احباب سیالکوٹ سے تشریف لائے۔ اور ساتھ چلنے پر اصرار کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے سیالکوٹ جانے سے انکار کر دیا۔ اور ایک پل کے واسطے بھی حضرت صاحب کے مبارک قدموں سے جدا ہونا پسند نہ فرمایا۔

حضرت مولوی صاحب کی وفات کے متعلق بار بار اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کو خبریں دی۔ چنانچہ ۲۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو خبر ملی "سنتالیس سال عمر" اسی روز دوسری خبر ملی۔ "اس نے اچھا ہونا ہی نہ تھا"۔ ۸۔ ستمبر کو خدائی خبر ملی "کفن میں لپیٹا گیا" ان پیش خبریوں کے عین مطابق آپ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو بدھ کے دن اڑھائی بجے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔

آپ کی نعش مبارک حضرت بانی سلسلہ کے حکم کے مطابق ۱۲۔ اکتوبر کو ایک صندوق میں پہلے امانتاً دفن کر دی گئی۔ کیونکہ حضرت صاحب کا منشاء اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بہشتی مقبرہ کے قیام کا تھا۔ اور آپ سب سے پہلے ان ہی کو اس میں دفن کرنا چاہتے تھے۔ ۲۷۔ دسمبر کو جب جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک کثیر تعداد احباب جماعت کی حاضر تھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے خدام کے ساتھ جنازہ پڑھا اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ اس طرح آپ کے مقدس وجود سے بہشتی مقبرہ کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

حضرت مولوی صاحب ایک درجن کے قریب کتابوں کے مصنف تھے۔ نہایت اعلیٰ پایہ کے مقرر تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لیکچر "..........اصولی کی فلاسفی" بھی آپ ہی نے پڑھ کر سنایا تھا۔ عظیم الشان عالم تھے۔ علوم قرآن و حدیث میں آپ کو ید طولی حاصل تھا۔ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ غرضیکہ جمیع عادات حسنہ کا ایک خوبصورت گلدستہ تھے۔ ہماری دعا ہے کہ مولیٰ کریم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ انؐ کو اپنے آقا کا قرب عطا فرمائے۔ اور اللہ کرے کہ ہم سب ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قد و قامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قد و قامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے۔ مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کر کے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جا سکتا ہے۔ قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں قریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

چھوٹا قد کورس: قیمت ۱۲۵/ چھوٹے قد جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

- ٹانک ڈراپس: قیمت ۴۰/ روپے
اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر ٹانک
- ایپی ٹائزر کیپسولز قیمت ۱۵/ روپے
بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
- کمزوری جسم کورس قیمت ۱۲۵/ روپے
تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر ریحہ ہومیوپیتھک کمپنی) گولبازار ربوہ

فون: 04524-21128 , 04524-771
فیکس: 04524-212299

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم سید خالد محمود شاہ صاحب ابن مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب (وفات یافتہ) کو اللہ تعالیٰ نے ۹۴-۷-۲۲ کو بیٹے سے نوازا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت قاصد احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے جو حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب (وفات یافتہ) فیکٹری ایریا ربوہ کا پڑپوتا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک عمر دراز اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم عرفان محمود صاحب ابن چوہدری منیر احمد صاحب (ابوظہبی) کی ٹانگ موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب نے عزیز فاطمہ ہسپتال میں کامیاب اپریشن سے ہڈی جوڑ دی ہے عزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور احسن رنگ میں واپسی کے انتظامات میں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حفیظ احمد صاحب (جو مکرم ذوالفقار علی صاحب کارکن الفضل کے بڑے بھائی ہیں) کو ایک حادثہ میں سخت چوٹیں لگی ہیں۔ اللہ ان کو جلد شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب زعیم انصار اللہ بزرگ وال ضلع گجرات جو حضرت میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بیٹے تھے سکوٹر کے ایک حادثہ میں مورخہ ۶۔ اگست کو شدید زخمی ہو گئے۔ فوری طور پر جنرل ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا۔ مگر ۱۰۔ اگست ۹۴ء بعمر ۶۴ سال بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔

۱۱۔ اگست کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی آپ مکرم ڈاکٹر اعجاز اللہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ سپین کے والد محترم تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ محترمہ امتہ القدیر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد سلیم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ ۹۔ اگست کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں آپ کو یکم اگست بلڈ پریشر کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق برین ہیمرج کی وجہ سے وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنا نام طاہر احمد سے بدل کر محمد طاہر رکھ لیا ہے اب مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد طاہر ولد فتح علی گوٹھ سلطان علی ڈاکخانہ کھوڑہ ضلع خیرپور سندھ۔

○ میں نے اپنا نام فرزانہ بیگم سے تبدیل کر کے فرزانہ نذیر رکھ لیا ہے۔ اب مجھے نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

فرزانہ نذیر اہلیہ محمد طاہر گوٹھ سلطان علی۔ ڈاکخانہ کھوڑہ ضلع خیرپور سندھ۔

ضرورت خادم

○ بیت احمدیہ شیخوپورہ میں ایک خادم بیت کی ضرورت ہے۔ جو صحت مند ہو۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ تجربہ کار ہو۔ رہائش کا انتظام صرف خادم بیت کے لئے ہو گا۔ معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔ صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق سے درخواست لیکر آئیں۔ میٹرک پاس اور ۴۰ سال سے زائد عمر کے خادم کو ترجیح دی جائے گی۔

(امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ)

مرکزی مقابلہ مقالہ نویسی خدام "کسوف و خسوف" کی آخری تاریخ بڑھا کر یکم ستمبر کر دی گئی ہے۔ خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

(مہتمم تعلیم)

بقیہ صفحہ ۱

رہے ہو گے۔ لیکن مجبور ہو۔ خدا نے تمہیں دوسرا رستہ ہی نہیں دیا۔ حکم دے دیا ہے کہ تم نے ضرور امر بالمعروف کرنا ہے۔ پس جو امر بالمعروف غیروں کی جانب ہے وہ اندر کی طرف بھی ایک رخ رکھتا ہے اور وہ لوگ جو دل کے سچے ہوں اگر ان میں بعض خوبیاں نہ بھی ہوں تو امر بالمعروف کے نتیجے ان خوبیوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور رفتہ رفتہ انسان وہ خوبیاں اپنانے کا اہل ہوتا چلا جائے گا۔

(از خطبہ ۱۷۔ ستمبر ۱۹۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- اگست-1994ء
گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں یوم آزادی پورے جوش و خروش اور عقیدت اور احترام سے منایا گیا۔ ملک بھر میں صبح آٹھ بجے پرچم کشائی کی تقریبات منعقد ہوئیں۔ وفاقی دارالحکومت میں دن کا آغاز ۳۱ توپوں کی سلامی سے ہوا جبکہ صوبائی دارالحکومتوں میں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ اسلام آباد میں وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے پارلیمنٹ کی عمارت کے سامنے ایک شاندار تقریب میں قومی پرچم لہرایا جس کے بعد قومی ترانہ گایا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے قوم کو یقین دلایا کہ پیپلزپارٹی کی حکومت ملک کو ایک زبردست اسلامی قوت بنا کر دم لے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنا ایٹمی پروگرام کسی صورت میں ترک نہیں کریں گے کیونکہ یہ ہماری سیکیورٹی کا مسئلہ ہے۔ ہم اپنی سیکیورٹی کے مسائل پر سودے بازی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے اپوزیشن کو دعوت دی کہ وہ ملکی مسائل حل کرنے میں حکومت کا ساتھ دے اور تعمیری اپوزیشن کا کردار ادا کرے۔ وزیراعظم نے اس موقعہ پر خوشی کا اظہار کیا کہ قائداعظم کی مسلم لیگ بھی آج پیپلزپارٹی کے ساتھ قومی تعمیر نو کی پالیسی میں ساتھ ساتھ شامل ہے۔

○ اسلام آباد میں ہونے والی تقریب میں ترکمانستان کے صدر نے بھی شرکت کی۔

○ چاروں صوبائی دارالحکومتوں اور آزاد کشمیر میں ملک کا یوم آزادی جوش و خروش سے منایا گیا۔ پنجاب میں ٹاؤن ہال پر وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے پرچم لہرایا۔ شہر میں ایک سٹی ریلی منعقد ہوئی جس میں مختلف اداروں نے اپنے سٹالوں پر مبنی فلوٹ مال روڈ سے گزارے۔ رات کو مال روڈ سے جیل روڈ تک نہر کے درمیانی حصہ کو مختلف قسم کی کشتیوں کے ذریعے دلہن کی طرح سجا دیا گیا۔ ان پر چراغاں کیا گیا تھا اور کئی قسم کے رنگوں سے ان کو سجایا گیا تھا جو نگاہوں کو نہایت بھلا معلوم ہوتا تھا۔ لوگوں کی بہت بڑی تعداد رات گئے تک ان نظاروں کو دیکھنے کے لئے گھومتی رہی۔

○ سرحد میں وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ' بلوچستان میں وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی اور سندھ میں گورنر محمود ہارون نے قومی پرچم کی نقاب کشائی کی۔

○ ملک بھر میں یوم آزادی کے موقع پر چراغاں کیا گیا۔ سرکاری نیم سرکاری اور پرائیویٹ مکانوں پر عوام نے پرچم لہرائے اور قومی پرچموں کی جھنڈیوں سے ان کو سجایا۔ مختلف شہروں میں سیمینار منعقد کئے گئے۔

○ وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ وزارت اعلیٰ سے ہٹانے کے لئے مخالفین جتنی سازشیں کرتے ہیں اللہ اتنی ہی میری مدد کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سازشی لوگ میرے نہیں پنجاب کے عوام کی خوشحالی کے مخالف ہیں انہوں نے کہا میں امن پسند وزیر اعلیٰ ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ کابینہ کے اگلے اجلاس میں ملازمتوں پر سے پابندی ختم کردی جائے گی۔

○ سرحد میں اے این پی کے ایک رکن کے حکومت کے ساتھ ملنے کے بعد دو اور اراکین کے بھی حکومت سے ملنے کا امکان ہے۔ ان میں سے ایک رکن اے این پی کے ہیں جبکہ دوسرے مسلم لیگ (ن) کے ہیں۔

○ دریائے سندھ میں شدید طغیانی کے نتیجہ میں ضلع بھکر میں بھکر کے کئی دیہات زیر آب آ گئے۔ ہزاروں مکانات منہدم ہو گئے۔ ۳۰ ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے ہیں لیکن ان کی نقل مکانی کا بھی کوئی انتظام نہیں کیونکہ سڑکیں اور راستے بلاک ہو گئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ سندھ کے مسئلہ کا حل بے نظیر اور جی ایچ کیو کے پاس ہے۔ کراچی پریس کلب میں لندن سے بذریعہ ٹیلی فون ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پیپلزپارٹی کی حکومت کبھی بھی مذاکرات میں مخلص نہیں رہی۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ ایٹمی صلاحیت قیامت والے دن استعمال نہیں ہونی بھارت کو موقع پڑنے پر منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

○ معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اپوزیشن نے سیاسی حکمت عملی تبدیل کرلی ہے اب اکتوبر میں لانگ مارچ یا تحریک شروع ہوگی۔

○ پاکستان نے سری لنکا کو پہلے ٹیسٹ میں ۳۰۱ رنز سے شکست دے دی۔ وسیم اکرم دوسری اننگز میں پانچ وکٹیں لے کر کامیاب ترین باؤلر رہے۔ سعید انور کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) اور اس کی اتحادی جماعتیں ستمبر میں کراچی سے پشاور تک ٹرین مارچ کریں گی جس کے ایک ماہ بعد اسلام آباد میں لانگ مارچ ہو گا۔

○ پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن نے اخباروں میں بڑے بڑے اشتہار دیئے ہیں جن میں کہا گیا ہے مئی ۱۹۹۴ء سے شوگر کی برآمد پر پابندی لگانے سے ملکی شوگر ملیں مجبور ہیں کہ اپنی صلاحیت سے نصف سے بھی کم پیداوار دیں۔ جس کا مطلب ہے کہ غریب کاشتکاروں کا قریباً ایک تہائی گنا کھیتوں میں پڑا پڑا برباد ہو جائے گا۔ جس سے کاشت کاروں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ نئے انتخابات میں پیپلزپارٹی کو سندھ سے بھی شکست فاش دیں گے انہوں نے کہا کہ سندھ میں سیلاب آگیا ہے اور حکومت متاثرین کی آباد کاری کی بجائے طیاروں میں گھوڑے درآمد کرنے میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ رول بیک ایجنڈے نے ملک کو اقتصادی پسماندگی کی طرف دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ وہ حکومتی ہتھکنڈوں کو ناکام بنانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ملک سے غربت کے خاتمے کے لئے ایک انقلابی منصوبہ بنا لیا ہے۔ اس پر چند ماہ میں عمل شروع ہو جائے گا اور دس سال کے اندر اندر ملک سے غربت ختم کر دی جائے گی۔ تمام آبادیوں کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ بے گھروں کو گھر تعمیر کرنے کے لئے کم شرح سود والے قرضے ملیں گے۔

○ انتظامیہ کی عدلیہ سے علیحدگی کے لئے سفارشات کا اعلان چند روز تک کردیا جائے گا۔ دونوں اداروں کی علیحدگی کے بعد بھی سزا دینے' جرمانہ کرنے' ضمانت لینے اور وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کے اختیارات مجسٹریٹوں کے پاس ہی رہیں گے۔

○ پاکستان نے جوابی کارروائی کرکے آزاد کشمیر کے لیپا سیکٹر میں بھارتی توپوں کو خاموش کرا دیا۔ پاک فوج کی بھرپور کارروائی سے کئی بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ دو طرفہ فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ کنٹرول لائن پر غیر اعلانیہ کرفیو نافذ کردیا گیا ہے۔

○ امریکی وزیر دفاع مسٹر پیری نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کو ایٹمی ہتھیاروں کا پروگرام ترک کرنے پر مجبور کرنے میں پیش رفت ہوئی ہے۔ یہ کام آسان نہیں البتہ کوئی درمیانی صورت نکل سکتی ہے۔

○ کشمیر کے بارے میں پاکستانی وفد کے قائد غلام مصطفیٰ جتوئی نے ارجنٹائن میں کہا ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر پر کسی بھی ملک کی ثالثی قبول کرنے پر تیار ہے۔ بھارت مذاکرات کے ذریعے مسئلے کے حل میں سنجیدہ نہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مزید جھڑپوں میں ۱۶ بھارتی فوجی مارے گئے۔ دو مجاہدین شہید ہوئے۔ پلوامہ میں مجاہدین کی فائرنگ سے تین فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔ گاڑی میں سوار تمام فوجی مارے گئے۔ بارودی سرنگ پھٹنے سے ایک اور گاڑی تباہ ہو گئی۔

○ سکھر ائرپورٹ پر نواز شریف کے استقبال کے لئے آنے والوں پر لاٹھی چارج اور فائرنگ سے ۴۰۔ افراد زخمی ہو گئے۔ آنسو گیس بھی پھینکی گئی۔ استقبال کے لئے آنے والے ہزاروں افراد کو ائرپورٹ کی عمارت سے ایک فرلانگ دور روکا گیا تھا۔ چند سرکاری گاڑیاں داخل ہوئیں تو ہجوم ساتھ ہی داخل ہو گیا جس پر پولیس نے مداخلت کی۔

○ پنجاب اسمبلی کے سابق سیکرٹری حبیب اللہ گورایہ پر بھاری رقوم لے کر ملکی سلامتی کو نقصان پہنچانے اور سازش کا مقدمہ بنایا جا رہا ہے۔

شادی بیاہ پر جہیز اور بری کے لئے
کامدار سوٹ۔ لہنگا سیٹ۔ سلما ستارہ
موتی۔ نقشی۔ دیگی سے تیار شدہ سوٹ
حبّہ بوتیک ربوہ ریلوے روڈ
فون نمبر: بوتیک 211638 گھر 211193

اسامیاں خالی ہیں
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو مندرجہ ذیل خالی اسامیاں پُر کرنے کیلئے محنتی اور دیانتدار افراد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں امیر صاحب / صدر صاحب علاقہ سے تصدیق کروا کر مکمل کوائف کے ساتھ مورخہ 26/8/94 تک پہنچا دیں اور 27/8/94 کو صبح ۹ بجے مندرجہ ذیل پتہ پر انٹرویو کیلئے تشریف لائیں۔ نوٹ: انٹرویو کیلئے علیحدہ کال نہیں بھیجی جائے گی اور کوئی TA/DA وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔
سیلزمین۔ لیبر سپروائزر۔ سٹور کیپر } : متعلقہ فیلڈ میں تجربہ اضافی خوبی ہوگی
ڈرائیور : تجربہ کم از کم 3 سال لازمی (L.T.V) لائسنس)
تنخواہ حسب لیاقت اور معیاری دی جائے گی۔
کہکشاں کالونی ربوہ
وارثیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ (بھائی سوپ والے) فون فیکٹری: 615-04524